ہفت وار رسالہ:385
WEEKLY BOOKLET:385

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ



اللہ پاک

کے بارے میں 28 سوال جواب

صفحات 14

"اللہ بابا آجائے گا" کہنا کیسا؟ 03
"اللہ پاک اُوپر ہے" کہنا کیسا؟ 05
"اللہ پاک حاضر و ناظر" کہنا کیسا؟ 09
اللہ پاک کو "سخی" کہنا کیسا؟ 10

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ پاک کے بارے میں 28 سوال جواب

دُعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ "اللہ پاک کے بارے میں 28 سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی محبّت عطا فرما اور اس کی ماں باپ اور اولاد سمیت بے حساب بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔
(ترمذی، 2/27، حدیث:484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال آج کل گونگے بہروں کو تربیت دینے والے "اللہ" کا اِشارہ آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھوا کر سکھاتے ہیں، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب یہ طریقہ قطعاً (قَطْ۔عًا) غَلَط ہے۔ ان بے چاروں کے ذِہن میں یہی نظریات بیٹھ جاتے ہوں گے کہ "اللہ پاک اوپر ہے یا اوپر اُس کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یہ دونوں باتیں کُفر ہیں۔" اللہ پاک جِہت (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے اور مکان سے بھی۔ آسمان کی طرف اِشارہ کرنے کے بجائے ان کو ہاتھ کے ذَرِیعے لفظ "اللہ" بنانا سکھانا چاہئے اور اِس کا طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔ سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں معمولی سی کُشادہ کر کے انگوٹھے کا سرا اوپر کی طرف تھوڑا سا بڑھا کر شہادت کی اُنگلی کے پہلو کے وَسط میں لگا لیجئے اب سیدھی ہتھیلی کی پُشت کی طرف دیکھئے تو لفظ "اللہ" محسوس ہو گا۔ اِسی طرح کر کے اُلٹے ہاتھ کی

ہتھیلی کی اگلی طرف دیکھیں گے تو اللہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔

فلمیں کُفریات سیکھنے کا ذَرِیعہ ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے لئے مَکان اور جِہَت (یعنی سَمت) ثابِت کرنے والے جُملے لوگوں میں کافی رائج ہوتے جارہے ہیں مثلاً "اُوپر والا" کہنا تو بہت زیادہ عام ہے۔ جو کہ اکثر لوگوں نے زیادہ تر فلموں ڈِراموں سے سیکھا ہے۔ چُونکہ ہر مسلمان کُفریات کی پہچان نہیں کر پاتا، اِس وجہ سے نہ جانے کتنے مسلمان روزانہ یہ غلطیاں کرتے ہوں گے۔ جن لوگوں سے زندگی میں کبھی ایک بار بھی یہ جُملہ صادِر ہو گیا ہو انہیں چاہیے کہ اس سے توبہ کریں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھیں اور اگر شادی شُدہ ہیں تو نئے سِرے سے نکاح بھی کریں۔ کاش! مسلمان بُرے خاتمے کا ڈر اپنے اندر پیدا کریں، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں سے کَنارہ کشی اِختیار کریں اور ضَروریاتِ دِین کا عِلم حاصِل کریں۔ آہ! موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے! موت بیماریوں، دَھماکوں، ہنگاموں، سیلابوں، طوفانی بارِشوں، زَلزلوں، آتَش زَدگیوں نیز تیز رفتار گاڑیوں کے حادِثوں کے ذَرِیعے اچھے خاصے کڑیل جوانوں کو بھی فوری طور پر اُچک کر لے جاتی ہے اور ساری خَرمَستیاں اور فَنکاریاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

جَل گئے پَروانے شَمعیں پانی پانی ہو گئیں　　میرا تیرا ذِکر ہو کر اَنجمن میں رہ گیا

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/98،99)

سوال اگر بچّے پوچھیں کہ اللہ کہاں ہے؟ تو انہیں کیا جواب دیا جائے اور اس موقع پر کیا اِحتیاطیں ضَروری ہیں؟

جواب واقعی یہ بہت نازک سوال ہے۔ عام طور پر لوگ ایسے سوال پر اوپر ہاتھ اُٹھاتے ہیں کہ اللہ اوپر ہے حالانکہ یہ بہت سخت کلمہ ہے اس لیے کہ اللہ پاک کسی جگہ میں ہونے سے پاک ہے۔ مَساجد کو اللہ کا گھر بولتے ہیں، خانۂ کعبہ کو بھی بیتُ اللہ یعنی اللہ کا گھر کہتے

www.dawateislami.net

ہیں لیکن اِس سے مُراد یہ نہیں ہے کہ اللہ وہاں رہتا ہے۔ لہٰذا اگر بچہ پوچھے کہ اللہ کہاں ہے؟ تو جواب دیا جائے: اللہ ہے مگر وہ ہمیں نظر نہیں آتا یا اِس طرح کا کوئی اور جواب دیا جائے۔ بعض اوقات بچے ایسے سوالات کرتے ہیں کہ انہیں سَنبھالنا مُشکِل ہوتا ہے۔ بچپن میں ہم بھی سُنتے تھے کہ گالی مَت دو! جھوٹ مَت بولو! ورنہ اللہ سونے کی لکڑی سے مارے گا تو اس طرح کی بہت سی غَلَط باتیں رائج ہیں۔ بچوں کا مُطمَئِن ہونا بہت مشکل ہے، ان میں اتنی عقل نہیں ہوتی کہ یہ باتیں سمجھ سکیں۔ لوگ عموماً ایسے سوالات پر بچوں کو ڈانٹ دیتے ہوں گے کہ چُپ کرو! تمہیں اِن باتوں کی سمجھ نہیں ہے، اِس طرح بچوں کو نہیں ڈانٹنا چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/118)

سوال بچوں کو اللہ پاک کے بارے میں کیا بتانا چاہیے؟

جواب اللہ "پاک" ہے، اللہ پاک "ایک" ہے، ہمیں سب کچھ اللہ پاک ہی دیتا ہے، وہ ہمیں نظر نہیں آتا، یہ نہیں بتائیں گے تو بچے پوچھیں گے: "اللہ پاک کیسا ہے؟، کتنا بڑا ہے؟" وغیرہ۔ نیز بچوں کو ان کی نَفسیات کے مطابِق سمجھایا جائے کہ "اللہ پاک دیکھ رہا ہے، ہم اُسے نہیں دیکھ پاتے" حضرتِ سَہل بن عَبدُ اللہ تُستَری رحمۃُ اللہِ علیہ کو تین سال کی عمر میں ان کے ماموں نے تربیت دی تھی کہ "جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو تین بار زبان کو حرکت دیئے بغیر دل ہی دل میں یہ کلمات کہو: "اَللّٰہُ مَعِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِیْ" یعنی اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے، اللہ پاک میرا گواہ ہے۔ پھر فرمایا: "اب سات بار پڑھو" کچھ عرصے بعد فرمایا: "اب ہر رات گیارہ بار پڑھو" یہ پڑھتے رہے۔ (احیاء العلوم، 3/91 ملخصاً) اور بعد میں حضرتِ سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُٹھان لی تو بہت بڑے وَلِیُّ اللہ بن کر اُبھرے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اولیائے صِدِّیقین میں سے تھے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 7/185)

سوال اکثر مائیں وغیرہ بچوں کو اس طرح ڈراتی ہیں کہ "اللہ بابا آجائے گا" اِس طرح کہنا کیسا؟

www.dawateislami.net

جواب لوگ "اللہ بابا" غالباً فقیر کو کہتے ہیں، کہنے والے کی اس سے مراد اللہ پاک کی ذات نہیں ہوتی۔ ویسے بچے کو اس طرح ڈرانا نہیں چاہیے کہ بچہ ڈرپوک بن جائے گا۔
(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 8/84)

سوال جب اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو فرشتے کیوں مُقرّر ہیں؟

جواب اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ یہ قرآنِ کریم سے ثابت ہے اور یہ ہمارے اِیمان کا حصّہ ہے۔ اگر کوئی یہ ذہن بنائے کہ اللہ پاک نہیں دیکھ رہا تو وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ فرشتوں کو مُقرّر کرنا یہ اللہ پاک کی مَشِیَّت (یعنی مَرضی) ہے کہ نظام ایسے چل رہا ہے، اللہ پاک فرشتوں کا ہرگز ہرگز محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کا لکھنا یہ بھی ایک کسوٹی (یعنی اِمتحان) ہے کہ کتنے لوگوں کا اس کے ذَریعے اِیمان پُختہ ہوتا ہوگا اور کئی لوگوں کا اِیمان بَرباد بھی ہوتا ہوگا تو ہر مُعاملے میں کسوٹیاں یعنی اِمتحانات ہیں۔

اللہ پاک کو ہمیشہ سے خبر ہے

اگر فرشتے اَعمال نہ بھی لکھیں تب بھی اللہ پاک کو پتا ہے۔ فرشتے تو اس وقت لکھیں گے جب اُنہیں پتا چلے گا کہ یہ عمل ہوا ہے لیکن اللہ پاک کو تو ہمیشہ سے خبر ہے کہ کون کیا کرے گا؟ اَربوں کھربوں اَفراد کا اور تمام مُعاملات کا ہر پل بلکہ پل کے کروڑویں حصّے کا بھی بلکہ میرے پاس بولنے کے لیے اَلفاظ نہیں ہیں لیکن میرے رب کو وہ سب کچھ پتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد میرا کیا ہوگا؟ میرے ذہن میں کیا بات آئے گی؟ میں نے کیا بولنا ہے؟ مجھ سے پہلے، فرشتوں سے پہلے اللہ پاک کو پتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 1/509، 510)

سوال اللہ پاک کی ذات کے مُتعلّق اِس طرح کے وَساوِس پہلے نہیں پائے جاتے تھے لیکن اب ایسے ذہن بنتے جارہے ہیں تو اس کی عمومی وُجُوہات کیا ہو سکتی ہیں؟

جواب اللہ پاک کی ذات کے مُتعلّق وَساوِس آنے کا سبب عِلمِ دِین کی کمی، عاشقانِ رَسُول

کی صُحبت کا نہ ہونا ہے۔ سوشل میڈیا کا کِردار بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی سوچ رکھنے والے دَہریوں اور مُنکِرین کی تحریریں پڑھنے، ان کی تقریریں اور کِلپ سُننے دیکھنے سے بھی ذہن بَرباد ہوتا ہو گا۔ سوشل میڈیا اِستعمال کرنے والے صِرف دعوتِ اسلامی کے سوشل میڈیا کو جُوائن کریں اور ان کے Video Clipes اور تحریرات سے فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ پاک کے کرم سے اِس طرح کے وَساوِس ذہن میں نہیں آئیں گے۔[1]

(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 1/510)

سوال کسی بستی کو "خدا کی بستی" کہنا کیسا ہے؟

جواب کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ہر چیز اللہ پاک کی ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ (پ 3، البقرۃ: 284) ترجمۂ کنز الایمان: "اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔" تو مسجد کو بھی "بیتُ اللہ" کہتے ہیں، اسی طرح بستی بھی حقیقت میں اللہ پاک کی ہی ہے، بلکہ ساری بستیاں اللہ پاک کی ہیں، اگر "خدا کی بستی" نام رکھ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 8/26)

سوال "اللہ پاک بے پروا بادشاہ ہے" ایسا کہنا کیسا؟

جواب شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ لفظ "بے پروا" جب اللہ پاک کے لئے بولا جائے گا تو معنیٰ ہو گا: اسے کسی کی حاجت نہیں، نہ وہ کسی سے ڈرتا ہے، نہ اسے کسی کی ضرورت ہے، وہ بے پروا بادشاہ ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 8/44)

سوال "اللہ پاک اُوپر ہے" کیا یہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب اللہ پاک جگہ سے پاک ہے لہٰذا یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ پاک اُوپر ہے یا نیچے ہے یا

---

1 ... سوشل میڈیا کے ایڈریس:

FACEBOOK TWITTER INSTAGRAM YOUTUBE TIKTOK

www.dawateislami.net

دائیں یا بائیں ہے۔(بہار شریعت، 1/19، حصہ:1 ماخوذاً) بعض لوگ بولتے ہیں کہ اللہ پاک آسمان پر رہتا ہے اور کوئی بولتا ہے کہ عرش پر رہتا ہے حالانکہ اللہ پاک کے لیے کوئی مکان یعنی ٹھہرنے، قیام کرنے اور رُکنے کی جگہ ہو، ایسا کوئی مُعاملہ نہیں ہے۔ اللہ پاک کا کوئی بدن نہیں اور وہ جسم و جسمانیت سے پاک ہے۔(در مختار، 2/358 ماخوذاً) یہ کہنا کہ اللہ پاک اُوپر ہے اسے عُلَمانے کفر لکھا ہے۔(بحر الرائق، 5/203) اللہ پاک کی ذات کے تَعَلُّق سے اِس طرح کے مَسائل سمجھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کا مُطالعہ کیجیے۔ اِن شاءَ اللہ آپ کا اِیمان تازہ ہو جائے گا اور آپ کو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے کُفریات کا پتا چل جائے گا جو آج کل لوگوں میں رائج ہیں۔

(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 2/119)

سوال اگر عَدمِ تُوجّہ سے اللہ پاک کے بارے میں مَنفی کلمات نکل جائیں تو کیا اِیمان ضائع ہو جاتا ہے؟

جواب عَدمِ توجہ کے کئی معنٰی ہو سکتے ہیں، یہاں معنٰی واضح نہیں۔ اگر کہنا کچھ چاہتا تھا اور سَبقتِ لِسانی سے منہ سے بے اِختیار کلمۂ کُفر نکل گیا مگر اب یہ اس پر پچ کرتا ہے (یعنی اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات پر اَڑا رہتا ہے) کہ میں نے صحیح کہا ہے تو اب اس پر کُفر کا حکم لگے گا کہ یہ اسے باقی رکھ رہا ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے بھی نَعُوْذُ بِاللہ ڈر لگتا ہے۔ بہر حال اگر مسلمان کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے اللہ پاک کے بارے میں کوئی توہین آمیز کلمہ نکل جائے تو یہ فوراً اَسْتَغْفِرُ اللہ، توبہ توبہ، نہیں نہیں وغیرہ کہے گا، لہٰذا رُجوع کرنے کی صورت میں اس پر کوئی حکم نہیں لگے گا۔(ردالمحتار، 6/353 ملخصاً۔ بہار شریعت، 2/456، حصہ:9)

(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 7/169)

www.dawateislami.net

سوال اللہ پاک کو سِتم (یعنی ظُلم) کرنے والا کہنا کیسا ہے؟

جواب اللہ پاک کو سِتم کرنے والا کہنا کُھلا کُفر ہے اور یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا۔(فتاویٰ امجدیہ، 4/432) سِتم کے معنیٰ ظلم کے ہیں جبکہ اللہ پاک ظلم نہیں کرتا اور وہ ظلم کرنے سے پاک ہے۔ ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' نامی کتاب پڑھیں کہ اس میں اس طرح کے بہت سے کفریہ کلمات کی مثالیں دی گئی ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ کونسی ایسی باتیں ہیں کہ جنہیں بولنے کے سبب بندہ اِسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یاد رکھیے! کفریہ کلمات کے بارے میں عِلم حاصِل کرنا فرض ہے۔(ردالمحتار، 1/107) آج کل لوگوں کو کفریہ کلمات کے بارے میں عِلم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ کفریہ کلمات بولتے رہتے ہیں اور جو نہیں بولتے وہ سُن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اگر سامنے والا کُھلا کُفر بول رہا ہو تو اس صورت میں اگر سُننے والا سمجھ کر ہاں میں ہاں کرے گا تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص 71)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/290)

سوال اللہ پاک کے بارے میں ایک مسلمان کا جو عقیدہ ہونا چاہیے اس کی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے یہ جملہ (میری قسمت میں شاید اللہ پاک کچھ لکھنا ہی بھول گیا ہے) کہا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ، اللہ کریم بھول سے پاک ہے، وہ بھولتا نہیں ہے۔[1] جو جملہ کہا گیا ہے اس میں ایک ضَرورتِ دِینی کا اِنکار پایا جارہا ہے، جو کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت، 1 173، حصہ: 1 ماخوذاً) اگر کوئی کسی ملک کے کسی قانون کی مُخالفت کرے اور جب اس کو پکڑا جائے تو وہ کہے کہ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا، تو اس کی یہ بات سُنی جائے گی یا اسے

---

1 ... جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک کا اِرشاد ہے: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝﴾ (پ16، مریم:64) ترجمۂ کنزالایمان: اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔

www.dawateislami.net

سزا دی جائے گی؟ ظاہر ہے اسے سزا دی جائے گی، کیونکہ یہ مُلکی قانون ہے۔ (جس طرح ہر ملک کے قوانین ہوتے ہیں اسی طرح اِسلام کے بھی قوانین ہیں اور اسلامی قانون ہے کہ کسی بھی ضَرورتِ دِینی کا اِنکار کرنے والا شخص مسلمان نہیں رہتا۔) اس جُملے میں تو بھول کو اللہ کریم کے لیے جُزْمی طور پر کہہ دیا ہے، جو صَریح یعنی کھلا کُفر ہے، جو شخص بھی ایسا بولے گا وہ اِسلام سے نکل جائے گا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ جائے گا۔

(خلاصۃ الفتاوی، 4/384۔ بہار شریعت، 2/461، حصہ:9) (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 3/288)

سوال بعض اَوقات گناہ گار لوگ بھی حج کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں، اگر کوئی ایسے کسی شخص کے بارے میں کہے کہ "یہ تو ایک وقت کی نَماز نہیں پڑھتا، بڑا گُناہ گار آدمی ہے، اِس کو حج کی توفیق مل گئی، دیکھو! اللہ کیسوں کیسوں کو بلا لیتا ہے، ہم تو نمازیں پڑھتے ہیں مگر اللہ ہم کو نہیں بلاتا" ایسا کہنا کیسا؟

جواب اگر اِن معنوں پر کہتا ہے کہ "اللہ پاک گناہ گاروں پر بھی مہربان ہے اور انہیں بھی بلا لیتا ہے، جبکہ بعض اَوقات نیکوں کو بھی نہیں بلاتا، یہ اُس کی مرضی اور بے نیازی ہے" تو ایسا کہنے میں حَرَج نہیں ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ! اِعتراض کرتا ہے کہ "اللہ پاک اُنہیں کیوں بلاتا ہے؟ اُسے چاہئے کہ نیکوں کو بلائے" تو ایسا شخص کافِر ہو جائے گا۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص 141۔ فتاویٰ رضویہ، 29/293، 296) (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 3/417)

سوال "اللہ وارث" کہنا کیسا؟

جواب "اللہ وارث" کہنا صحیح ہے کیونکہ اللہ پاک کا ایک صفاتی نام "وارث" ہے۔

(ابن ماجہ، 4/279، حدیث: 3861) (ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 4/73)

سوال کسی کے ساتھ اگر کچھ ہو جائے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ "اللہ پاک نے میرے ساتھ ظلم کیا" ایسا کہنا کیسا؟

www.dawateislami.net

جواب اَسْتَغْفِرُاللہ! ایسا کہنا کفر ہے۔ اللہ پاک کو ظالم کہنے والا مسلمان نہیں رہتا۔(فتاویٰ امجدیہ، 4/432) اگر نَعُوْذُبِاللہ کسی نے ایسا کہا ہے تو اِس سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر نئے سِرے سے مسلمان ہو اور شادی شدہ تھا تو نئے سِرے سے نِکاح بھی کرے۔(فتاوی امجدیہ، 4/432) کسی کا مُرید تھا تو اب دوبارہ جس جامعِ شرائط پیر سے چاہے مُرید ہو جائے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص524، 525) اللہ کریم اِیمان سلامت رکھے۔

(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 4 304)

سوال اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہہ رہا ہوں“ ایسا کہنا کیسا؟

جواب علمائے کرام نے اللہ پاک کے لئے حاضِر و ناظِر کا لفظ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔(بہار شریعت، 2/932، حصہ:12) حاضِر و ناظِر کی جگہ اللہ پاک کے لئے سَمِیع و بَصِیر کا لفظ استعمال کیا جائے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص571) اسی طرح حَلَف اُٹھوایا جاتا ہے یعنی قَسم لی جاتی ہے، اس میں بھی اللہ پاک کے لئے حاضِر و ناظِر کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو شرعاً ممنوع اور غلط ہیں۔ حلف اُٹھاتے وقت یہ الفاظ کہے جائیں: میں اللہ پاک کو سَمِیع و بَصِیر جان کر کہتا ہوں۔(فتاویٰ رضویہ، 14/689، 688، 641، 640)(ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 5/351)

سوال لوگ کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک کو دُنیا میں نہیں دیکھ سکتے تو قیامت میں کس طرح دیکھیں گے؟

جواب جنّت کو بھی تو ہم نے دُنیا میں نہیں دیکھا اور اِس کے عِلاوہ بھی بہت کچھ نہیں دیکھا مگر ہم اِیمان لاتے ہیں، تو جب اللہ پاک چاہے گا ہم جنّت میں ضَرور جائیں گے، اللہ پاک کی عطا سے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَدقے جب ہم جنّت میں جائیں گے تو وہاں سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کا دِیدار ہے۔(بہارِ شریعت، 1/162، حصہ:1) وہ بھی اللہ پاک کے کَرم

سے عطا ہو گا اور جیسے اللہ پاک چاہے گا ہم ویسے اس کا دِیدار کریں گے، اِس بارے میں عقل کے گھوڑے دوڑانے کی ضَرورت ہی کیا ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 2/ 181)

سوال کیا نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علاوہ کسی نے اللہ پاک کا دیدار کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو ان کا نام بھی بتا دیجئے۔

جواب جاگتی حالت میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علاوہ کسی نے بھی اللہ پاک کا دیدار نہیں کیا اور آپ کے علاوہ کسی اور کے لئے دنیا میں جاگتی آنکھوں سے دیدار مُحال ہے۔ البتّہ! خواب میں اولیائے کرام کو زیارت ہو سکتی ہے اور ہوئی بھی ہے جیسا کہ حضرتِ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں 100 بار اللہ پاک کا دیدار ہوا۔ (نبراس، ص169) اِن شاءَ اللہ ہم سب آخِرت اور قیامت میں نیز پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت کے صدقے جب جنّت میں جائیں گے تو وہاں بھی اللہ پاک کی زیارت کریں گے۔
(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 8/ 173)

سوال ”اللہ پاک کی دُعا سے یہ کام ہو گیا“ کہنا کیسا ہے؟

جواب اللہ پاک کی دُعا سے سب ٹھیک ہے وغیرہ، اِس طرح کے جملے لوگ جَہالت کی وجہ سے بول رہے ہوتے ہیں، یہ جملہ نہیں کہنا چاہیے۔ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں، اللہ پاک کسی سے دُعا نہیں کرتا، اللہ پاک کی ذات سب سے بڑی ہے اور سب کو وہی دینے والا ہے۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو بھی کہتے ہیں کہ آپ کی دُعا سے سب ٹھیک ہے، آپ کی دُعا سے فلاں کام ہو گیا یہ جملے تو کہہ سکتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ ”اللہ پاک کی دُعا سے یہ کام ہو گیا“ دُرُست نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 10/ 232)

سوال اللہ پاک کو دُعا میں سخی کہنا کیسا ہے؟

جواب دُعا اور دُعا کے عِلاوہ بھی اللہ پاک کو سخی کہنا منع ہے۔ اللہ پاک کو سخی کہنے کے

www.dawateislami.net

بجائے ”جَوَاد“ کہنا چاہیے۔(فتاویٰ رضویہ، 27/165) ہاں! پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سخی کہہ سکتے ہیں۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 2/38)

سوال ”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ کہنا کیسا ہے؟

جواب اِس طرح کہنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ اِس کا مَطلب یہ نہیں کہ جو میں کروں گا اس کا اللہ مالِک نہیں ہے بلکہ یہ اس معنیٰ میں ہے کہ فُلاں کام کرنے کی کوشش میری طرف سے اور تکمیل اللہ پاک کی طرف سے ہو گی جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ نیکی کی دعوت دینا ہمارا کام ہے اور ہدایت اللہ پاک دے گا چونکہ ہر شے کا مالِک اللہ پاک ہے، اگر کوئی اپنے قلم کے بارے میں کہے کہ قلم میرا ہے تو اس کا مَطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ پاک اس کا مالِک نہ رہا بلکہ اس کا حقیقی مالِک اللہ پاک ہی ہے اور اللہ پاک نے اسے عطا کیا ہے، اِسی طرح یہ بھی بطورِ مُحاورہ کہا جاتا ہے کہ ”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ لہٰذا یہ مُحاورہ بولنے میں کوئی گناہ یا کُفر نہیں۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 1/204)

سوال ”اللہ پاک دنیا میں ہونے والے ظلم کو کیوں نہیں روکتا؟“ کہنا کیسا ہے؟

جواب یہ الفاظ اعتراض کے ہیں اور اللہ پاک پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ یہ دُنیا دارُ العَمَل ہے اور اس میں بندوں کا امتحان ہے لہٰذا اگر کوئی ظلم کر بھی رہا ہے تو وہ اپنے لیے جہنم کا عذاب تیار کر رہا ہے اور جس پر ظلم ہو رہا ہے اگر وہ صبر کرے تو اس کے لیے جنّت کا خزانہ ہے۔ دُنیا کے نظام میں اللہ پاک کی بے شمار حِکمتیں ہوتی ہیں اس لیے اللہ پاک نے جو بھی کیا وہ صحیح کیا اور اس پر اعتراض کی کوئی گنجائش بلکہ اعتراض کا تصوُّر بھی نہیں ہے۔
(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 2/504)

سوال کسی نے کہا کہ ”بھائی اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ، یہ کُھلا کُفر ہے۔ کسی نے اگرچہ یہ جملہ مذاق میں بولا ہوگا لیکن مذاق میں بولا گیا کُفر بھی کُفر ہی ہوتا ہے۔ توبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ ایسا سوچنا بھی نہیں چاہیے اور مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یقیناً یہ بُری صُحبتوں اور فلمی ڈائیلاگ سننے کا نتیجہ ہے ان میں اس طرح کی باتیں ہوتی ہوں گی۔ اللہ پاک کَرم فرمائے اور ہمارا اِیمان سَلامت رکھے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/290)

سوال اللہ پاک سب کچھ سُنتا جانتا ہے، بعض لوگ پھر بھی یہ جملہ کہتے ہیں: ”آپ دعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری سُن لے یا میری دعا قبول کرلے“ ایسا کہنا کیسا؟

جواب اللہ پاک کا ایک صفاتی نام ”سمیع“ بھی ہے، سمیع کا معنٰی ہے سُننے والا۔ یاد رہے! اللہ پاک کا سُننا ہمارے سننے کی طرح نہیں ہے، ہم لوگ سُننے کے لیے جسمانی کان کے محتاج ہیں لیکن اللہ پاک کان سے پاک ہے، وہ ہماری طرح جسم وجسمانیت والا نہیں ہے، اگر کوئی اللہ پاک کا جسمانی کان مانے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (درمختار، 2/358 ماخوذاً) اللہ پاک اپنی شان کے لائق سُنتا ہے اور باریک سے باریک آواز بھی سُنتا ہے، کوئی آواز اُس سے پوشیدہ نہیں ہے، لہٰذا یوں دعا کرسکتے ہیں: اے اللہ پاک! میری دعا قبول فرمالے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/222)

سوال اللہ پاک کو God کہنا کیسا ہے؟

جواب اللہ پاک کے لیے God جیسے اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔ اللہ پاک کے جو مُبارَک نام مشہور ہیں اور جن ناموں سے عاشقانِ رَسُول عُلَمائے کِرام اللہ پاک کا ذِکرِ خیر کرتے ہیں ہم نے صِرف وہی نام اِستعمال کرنے ہیں اور God وغیرہ اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا ہے۔ اللہ پاک کے لیے اللہ، خُدا اور پروردگار جیسے اَلفاظ اِستعمال کیے جاسکتے ہیں

www.dawateislami.net

اگرچہ پروردگار اور خُدا عربی نام نہیں ہیں مگر عُلَمائے کِرام انہیں اِستعمال کرتے ہیں۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/371)

سوال کیا اللہ پاک سے سب کچھ مانگ سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں! تمام جائز چیزیں اللہ پاک سے مانگ سکتے ہیں۔ البتّہ گناہوں کی دُعا نہیں کرسکتے۔ (فضائلِ دُعا، ص176) جیسے نَعُوْذُبِاللہ یہ دُعا نہیں کرسکتے کہ مجھے شراب دے دے۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/317)

سوال گھر میں جوان موت ہو جائے تو بعض اوقات بے صبری میں زبان سے ایسے اَلفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے چاہئیں، اِس کے متعلق کچھ اِرشاد فرمادیجیے۔ (1)

جواب گھر میں جوان یا کسی کی بھی موت ہو جائے تو صبر ہی کرنا چاہیے۔ اِس موقع پر بعض اوقات زبان سے ایسے اَلفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے چاہئیں۔ بعض اوقات تو وہ جملے کُفریہ بھی ہوتے ہیں مثلاً بعض لوگ یوں کہتے ہوں گے کہ اس کی مَرنے کی کوئی عمر تھی؟ بعض کہتے ہوں گے: یا اللہ! تجھے اس کی جوانی پر بھی تَرس نہیں آیا؟ نَعُوْذُبِاللہ! اگر کسی نے یہ کہا تو کہنے والا کافر ہوگیا، اِسلام سے نکل گیا کیونکہ اس نے اللہ پاک کو بے رحم کہا۔ یقیناً اللہ پاک بے رحم نہیں ہے۔ اللہ پاک جو کرتا ہے وہ دُرُست کرتا ہے، صحیح کرتا ہے۔ کسی کا وقت جب پورا ہو جاتا ہے تو اس کا اِنتقال ہو جاتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/361)

سوال اگر کسی نے تَعْزِیَت کرتے وقت کُفریہ جملہ بک دیا اب اس کی تائید کرنا کیسا؟

جواب کُفریہ جملے کی تائید بھی کُفر ہے۔ اگر غَمی کے موقع پر بندہ خود کُفریہ جملہ نہیں بولتا

---

1 ... یہ اور اِس سے اگلا سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت نے قائم کیا ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عنایت فرمایا ہے۔

www.dawateislami.net

تو بسا اوقات تعزیت کرنے والے بُلوا دیتے ہیں مثلاً کوئی تعزیت کرتے ہوئے کہے گا: اللہ پاک کو پتا نہیں اس کی کیا ضَرورت پیش آگئی تھی جو جوانی میں ہی اسے اُٹھا لیا؟ اب سننے والا بھی ایسے جملے کہے گا؟ واقعی کوئی ضَرورت پیش آگئی ہو گی یا فقط ہاں! ہاں! کہہ کر ہی تائید کر دے گا تو ایسے جملے بولنا یا ان کی تائید کرنا دونوں باتیں ہی کُفر ہیں کیونکہ اللہ پاک کو کسی کی حاجت و ضَرورت نہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، ہم اس کے محتاج ہیں چنانچہ اِرشادِ رَبُّ العِباد ہے: ﴿ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ ﴾ (پ 26، محمد: 38) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج۔“ تو ہم سب اس کے دَر کے محتاج ہیں لہٰذا اگر کسی نے اللہ پاک کو محتاج کہا تو وہ کافر ہو گیا۔

کفر بکنے سے نکاح اور اِیمان ختم ہو جاتا ہے

جس نے اِس طرح کا کُفریہ جملہ بکا تو اس کا اِیمان اور نکاح دونوں ختم ہو گئے بلکہ جنہوں نے سمجھنے کے باوجود ہاں میں ہاں مِلائی، اگرچہ منہ سے نہیں بولے فقط سر ہی ہلایا اور دِل میں اس بات کو دُرُست جانا تو یہ بھی اِسلام سے نکل گیا، اس کو بھی نئے سرے سے توبہ کر کے کلمہ پڑھنا ہو گا، اگر شادی شُدہ تھا تو نکاح بھی دوبارہ کرنا ہو گا، حج کیا تھا تو وہ بھی گیا لہٰذا اِستطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہو گا۔ باقی ساری نیکیاں بھی کُفر کے سبب بَرباد ہو جاتی ہیں، اگر زمانۂ اِسلام کی قضا نمازیں باقی تھیں تو وہ اِیمان لانے کے بعد ادا کرنا ہوں گی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/363)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net